السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک جنازہ پڑھایا گیا۔ فراغت کے بعد مولوی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا توانہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھنے سے فارغ ہوجاؤ تو اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو۔''انہوں نے مزید کہا کہ اس حدیث میں شرط اور جزا کا بیان ہے کہ اوران دونوں میں تغایر ہوتا ہے، پھر اس میں حرف فا کا استعمال ہوا ہے۔ جو تعقیب کے لئے استعمال ہوتی ہے، یعنی ایک کام کے بعد دوسرا کام کیا جائے، یعنی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا کی جائے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت یہ ہے کہ بدعت کو ثابت کرنے کے لئے بڑی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ علمی دھونس سے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسایا جائے اور پھنسے ہوئے لوگوں کو قابو میں رکھا جائے۔ قارئین کرام نے خود ملاحظہ فرمایا ہے کہ سوال میں پیش کردہ حدیث سے انتہائی چابکدستی کے ساتھ خود ساختہ عمل کو کشید کیا گیا ہے حالانکہ اس بدعتی عمل کا حدیث کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے، جیسا کہ ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: '' اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء'' (ابوداود،الجنائز:۳۱۹۹)

''جب میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ نماز جنازہ کے دوران جب میت کے لئے دعا کی جائے، بدعتی حضرات نے اس حدیث کا جو معنی کیا ہے وہ قطعی طور پر مراد نہیں ہے اس کی درج ذیل وجوہات ہیں:

(الف) جب نماز جنازہ شروع کرنا ہو تو امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے۔

(ب) نماز جنازہ کے لئے تکبیرات کا بیان۔

(ج) نماز جنازہ میں قراءت کا بیان۔

(د) میت کے لئے دعا کا بیان، پھر اس عنوان کے تحت حدیث بالا کو بیان کیا ہے۔

(ھ) سب سے آخر میں نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔

عنوان بندی کی اس ترتیب سے پتہ چلتا ہے کہ محدث ابوداؤدؒ کے نزدیک اس حدیث کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دوران نماز میت کے لئے جو دعا کی جائے وہ کس انداز سے ہونی چاہیے، وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ انتہائی اخلاص کے ساتھ میت کے لئے دعا کرنا چاہیے، کیونکہ اس وقت ہم میت کو صرف دعاؤں کا تحفہ ہی دے سکتے ہیں۔ محدث کے انداز میں دور دراز تک اس بات کا اشارہ نہیں ملتا کہ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد وہیں کھڑے کھڑے میت کے لئے دعا کی جائے اور نہ ہی کسی دوسری حدیث میں اس مسئلے کا ذکر ہے۔ کسی بھی محدث نے مذکورہ بالا حدیث سے اس خود ساختہ مسئلہ کا استنباط نہیں کیا ہے۔

کتب حدیث میں جتنی احادیث مروی ہیں ان پر خود رسول اللہ ﷺ نے یا آپ کے صحابہ کرامؓ نے کسی نہ کسی صورت میں عمل ضرور کیا ہے۔ کیا مذکورہ بدعتی عمل، رسول اللہ ﷺ یا آپ کے صحابہ کرامؓ سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے دعا کرنے کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس عملی ثبوت ہے تو اسے پیش کریں علمی دھاندلی سے کم علم لوگوں کو مرعوب تو کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث شرط اور جزا پر مشتمل ہے، یعنی جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو یہ شرط ہے، اور اس کے لئے خلوص نیت سے دعا کرو یہ جواب شرط یا جزا ہے اور ان دونوں میں تغایر ہے۔ نماز جنازہ پڑھنا اور خلوص نیت سے دعا کرنا دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن فا تعقیب کا معنی دیتی ہے لیکن ہر مقام پر یہ معنی درست نہیں ہوتا کہ ایک کام سے فراغت کے بعد دوسرا کیا جائے، جیسا درج ذیل حدیث میں تعقیب کا معنی نہیں پایا جاتا ہے۔

(الف) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا تھا '' اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر'' (ترمذی، الصلوۃ:۱۹۶)

''جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کہو تو جلدی جلدی کیا کرو'' اس حدیث میں فا تعقیب کے لئے نہیں ہے کہ اذان کہنے کے بعد ٹھہرنا تکبیر کہنے کے بعد جلدی کرنا بلکہ معنی یہ ہے کہ اذان کہتے ہوئے اس کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کئے جائیں اور اقامت کہتے وقت اس کے کلمات جلدی جلدی کہے جائیں۔

(ب) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا موسیٰ اشعریؓ سے فرمایا تھا: '' اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم '' (مسند امام احمد، ص:۳۹۳، ج۴)

''جب نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کیا کرو۔'' اس حدیث کا قطعاً یہ مفہوم نہیں ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو بلکہ دوران نماز اپنی صفوں کو سیدھا کرنے کا حکم ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس مقام پر حرف فا تعقیب کے لئے نہیں ہے۔ واضح رہے کہ حرف فا کے کئی ایک فوائد ہیں، مثلاً: بعض اوقات کلام میں خوبصورتی اور حسن پیدا کرنے کے لئے لائی جاتی ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بعض اوقات عطف یعنی یہ بتانے کے لئے کہ اس کا مابعد ماقبل کے حکم میں شامل ہے جب عطف کا معنی دے تو اس کی تین اقسام ہیں: ترتیب، تعقیب اور سببیت، بعض اوقات حرف فا اپنے قبل اور مابعد کے درمیان رابطہ کے لئے آتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ فا کا مابعد شرط بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، مذکورہ بالا حدیث میں حرف فا صرف رابطہ کے لئے استعمال ہوا ہے تعقیب وغیرہ اس میں نہیں ہے۔ (تفصیل دیکھئے: مغنی اللبیب، ص: ۱۶۱، ج ۱)

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ بدعت اس وقت جگہ پکڑتی ہے جہاں سنت کا قرار ہوتا ہے۔ دیکھئے سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے لئے دعائیں کی جائیں، لیکن وہاں تو ہم جھٹکا کرتے ہیں لیکن جس جگہ پر رسول اللہ ﷺ سے دعا کرنا ثابت نہیں ہے وہاں دعا کرنے کے لئے ڈیرے ڈال دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

ج2ص200

محدث فتویٰ